سوال

(162)رات کی آخری نماز وتر ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا رات کی آخری نماز وتر ہے اور وتر کے بعد کوئی نماز نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ اس صورت میں اختلاف ہے ۔ حضرت عثمان بن عفان، حضرت سعد بن مالک، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عروہ رضی اللہ عنھم اور ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کہتے ہیں کہ عمل تو یہ ہے کہ عشاء کے بعد پڑھے گئے وتروں کو توڑ کر شفع بنا یا جائے اور پھر نماز تہجد کے بعد دوبارہ پڑھے جائیں، مگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمار بن یاسر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت رافع بن خدیج اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھم عشاء کے ساتھ پڑھے گئے وتروں کو توڑے بغیر نماز تہجد کے قائل ہیں ۔

اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیثوں میں مروی ہے کہ آپ نے وتروں کے بعد نفل پڑھے ہیں :

قَالَت عائشة« كَانَ يُصَلِّی ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔ (صحیح مسلم : باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی ص ۲۰۴ ج ۱)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تیرہ رکعت تہجد پڑھتے، پہلے آٹھ نفل پڑھتے اور پھر وتر پڑھتے اور بعد ازاں بیٹھ کر دو نفل ادا کرتے ۔ ‘‘

۲ ۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَ النبی ﷺ كَانَ يُصَلِّی بَعد الوِترِ رَكْعَتَيْنِ ۔

وقد روی نحو هذا عن أبی امامة وعائشة وغير واحد عن النبی ﷺ ۔ (تحفة الأحوذی : ص ۳۴۵ ج ۱ باب ما جاء لا وتر فی لیلة ۔)

’’حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی ﷺ وتروں کے بعد دو نفل پڑھتے تھے ۔ ‘‘ حضرت ابو امامہ، حضرت عائشہ اور متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے ۔

۳ ۔ عَنْ قَيسِ بن طَلقِ بن عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعتُ رسول اللہ ﷺ يَقُولُ لا وتران فی ليلة قال أبو عيسى هذا حَدِيثٌ حَسَنٌ غريب ۔

''طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک رات میں وتر دوبار نہیں ہیں۔''

امام عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وھذا ھوالمختار عندی ولم اجد حدیثا مرفوعا صحیحا یدل علی ثبوت نقض الوتر واللہ تعالیٰ اعلم۔ (تحفۃ الاحوذی: ص۳۴۵ ج۱)

''میرے نزدیک وتر توڑنے کے بارے میں مرفوع حدیث موجود نہیں۔''

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث:

اِجْعَلُوا اٰخِرَ صَلٰوتِکُم بِاللَّیْلِ وِتْراً۔ (صحیح مسلم ص۲۰۷ ج۱)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر کو رات کی آخری نماز بناو۔''

کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ مستحب تو یہی ہے کہ وتر رات کی آخری نماز ہونی چاہیے، تاہم یہ حدیث وتروں کے بعد نفلوں کے جواز کی نفی نہیں کرتی۔ چنانچہ امام نووی حضرت عائشہ کی حدیث پر لکھتے ہیں:

وَالصَّوابُ اَنَّ ھَاتَینِ الرَّکْعَتَینِ فَعَلَھُمَا ﷺ بَعْدَ الوِترِ جَالِساً لِبَیانِ جَوَازِ الصلاۃ بعد الوِترِ۔ (نووی: ص۲۵۴ ج۱)

بہرحال وتر توڑے بغیر تہجد کے نفل پڑھنے جائز ہیں۔ ہاں مواظبت جائز نہیں۔ وتر کو توڑنے والے پر بھی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص514

محدث فتویٰ